

1. بریسٹ اپلانٹ (Breast Implant) کرنے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

2. اگر کسی نوجوان عورت کی چھاتیاں (پستان) کی شکل بہت بھدا ہوا ہو اور بوڑھی عورتوں کی جیسا ہو گیا ہو اور وہ اس سے بہت پریشان ہو اور اسکا خیال ہو کہ شادی کے بعد میرا شادی اسکی چھاتیوں کی وجہ سے اس سے نفرت کرے گا اور انکو ایک دوسری سے جنسی رغبت نہیں ہو گی وغیرہ

تو کیا یہ عورت (تزئین اور ازالہ عیب کیلئے) اپنی چھاتیوں کو پلاسٹک سرجری (Breast Implant) کے ذریعے نارمل شکل اور سائز میں لا سکتی ہے؟



(31/ 344) مسند احمد

حدثنا يزيد بن هارون، أخبرنا أبو الأشهب، عن عبد الرحمن بن طرفة، أن جده عرفة أصيب - 19006  
أنفه يوم الكلاب في الجاهلية، فاتخذ أنفا من ورق، فأنتن عليه، " فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يتخذ أنفا  
" من ذهب "، قال يزيد: فقيل لأبي الأشهب: أدرك عبد الرحمن جده؟ قال: " نعم

(3/ 313) فتاوي قاضيخان

و لا بأس بشق المثانة إذا كان فيها حصاة و في الكيسانيات في الجراحات المخوفة و القروح العظيمة و  
الحصاة الواقعة في المثانة و نحوها من العلل إن قيل قد ينجو و قد يموت أو ينجو و لا يموت تعالج \* و إن

قيل لا ينجو أصلا لا تداوى بل تترك و يباح قطع اليد للاكلة \* رجل له سلعة أو حجر فأراد أن يستخرجه و يخاف منه الموت قال أبو يوسف رحمه الله تعالى إن كان فعله أحد فنجا فلا بأس بأن يفعل لأنه يكون معالجة و لا يكون تعريضا للهلاك \* و في الفتاوى إذا أراد أن يقطع إصبعاً زائدة أو شيئا آخر قال أبو نصر رحمه الله تعالى إن كان الغالب على من قطع مثل ذلك الهلاك فإنه لا يفعل لأنه تعريض النفس للهلاك \* و إن كان الغالب هو النجاة فهو في سعة من ذلك

#### (5/ 360) الفتاوى الهندية

إذا أراد الرجل أن يقطع إصبعاً زائدة أو شيئا آخر قال نصير رحمه الله تعالى إن كان الغالب على من قطع مثل ذلك الهلاك فإنه لا يفعل وإن كان الغالب هو النجاة فهو في سعة من ذلك رجل أو امرأة قطع الإصبع الزائدة من ولده قال بعضهم لا يضمن ولهما ولاية المعالجة وهو المختار ولو فعل ذلك غير الأب والأم فهلك كان ضامنا والأب والأم إنما يملكان ذلك إذا كان لا يخاف التعدي والوهن في اليد كذا في الظهيرية من له سلعة زائدة يريد قطعها إن كان الغالب الهلاك فلا يفعل وإلا فلا بأس به كذا في خزنة المفتين

#### (5/ 116) تكملة فتح الملهم

وأما قطع الإصبع الزائدة ونحوها؛ فإنه ليس تغييرا لخلق الله، وإنه من قبيل إزالة العيب أو مرض، فأجازه أكثر العلماء خلاف لبعضهم  
(1/ 219) جديد فقهي مسائل

الأشباه والنظائر لابن نجيم (ص: 73)  
الضُرُورَاتُ تُبِيحُ الْمَخْطُورَاتِ

3. اور تزئین اور ازالہ عیب کے حدود اور قیود کیا کیا ہیں ؟



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الْجَوَابُ حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

(۲/۱)۔۔۔ واضح رہے کہ محض زیب و زینت کے لئے یا حسن کو برقرار رکھنے یا اس میں اضافہ کرنے کی غرض سے بریسٹ امپلانٹ سے بچنا ضروری ہے، البتہ اگر عورت کی چھاتیوں میں کوئی ایسا عیب ہو کہ جس کی وجہ سے واقعہ وہ بد نما معلوم ہوتی ہوں، اور شوہر کی طرف سے نفرت کا سبب ہوں، تو ایسی صورت میں اگر کسی جائز طریقے سے علاج میسر نہ ہو تو مجبوری کی بناء پر شوہر کی خاطر پلاسٹک سرجری کی ذریعے بھی اپنی چھاتیوں کو طبعی حالت کے مطابق بنوانے کی شرعاً گنجائش ہے۔

(۳)۔۔۔ تزیین: جسم انسانی میں ایسے تصرف کو کہا جاتا ہے جو کسی ضرورت کے بغیر محض زیب و زینت کے لئے یا حسن پیدا کرنے یا موجودہ حسن کو برقرار رکھنے کے لئے عمل میں لایا جاتا ہو، تزیین کا حکم یہ ہے کہ ہر ایسی چیز سے زینت حاصل کرنا جائز ہے جس سے اصل خلقت میں تبدیلی لازم نہ آتی ہو۔

ازالہ عیب: جسم انسانی میں ایسے نقص کے ازالہ کو کہا جاتا ہے جو پیدائشی طور پر یا کسی مرض اور حادثے کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہو، جس کی وجہ سے وہ عضو بدہیت اور بد نما معلوم ہوتا ہو، اور طبعی حالت میں نہ ہو، نیز وہ عیب عمر کا طبعی تقاضا بھی نہ ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ سب سے پہلے اس کا علاج کسی مناسب اور جائز طریقے سے کیا جائے، لیکن اگر ایسا علاج میسر نہ ہو تو مجبوری کی صورت میں پلاسٹک سرجری کے ذریعے بھی اس کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر "تزیین اور ازالہ عیب کی حدود اور قیود" سے سائل کی مراد کچھ اور ہو تو واضح لکھ کر دوبارہ معلوم کر لیں۔

تکملة فتح الملهم ۱۶۹-۴

والحاصل: أن كل ما يفعل في الجسم من زيادة أو نقص من أجل الزينة بما يجعل الزيادة أو النقصان مستمرا مع الجسم وما يبدو منه أنه كان في أصل الخلقة هكذا فإنه تلبس وتغيير منهى عنه، وأما ما تزينت به المرأة لزوجهها من تحمير الأيدي أو الشفاه العارضين بما لا يتلبس بأصل الخلقة فإنه ليس داخلًا في النهي عنه عند جمهور العلماء. وأما قطع الإصبع الزائدة عن حوافها فإنه ليس تغييرًا لخلق الله وإنه من قبيل إزالة عيب أو مرض فأجازته أكثر العلماء خلافا لبعضهم..... والله سبحانه وتعالى أعلم

سجوات

سجوات اللہ من من

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۸/ شعبان المعظم / ۱۴۴۰ھ

۱۴/ اپریل / ۲۰۱۹ء

الوہد صحیح  
بندہ لولکن عنی عہ  
۹/۸/۲۰۱۹ھ

الجواب صحیح  
من السائل  
۹/۸/۲۰۱۹ھ

الجواب صحیح  
۹/۸/۲۰۱۹ھ



الجواب صحیح  
اشرف محمد رفیع غفر اللہ عنہ

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۰/ شعبان المعظم / ۱۴۴۰ھ

۱۶/ اپریل / ۲۰۱۹ء

